© rasailojaraid.com

مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ اور مولانا حافظ محمد محدث گوندلویؒ

تحریر:- مولانا عبدالرشید عراقی۔ سوہدرہ گوجرانوالہ

برصغیر (پاک و ہند) میں علمائے اہلحدیث کی تدریسی و تصنیفی خدمات اتنی زیادہ ہیں کہ اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی نے ۱۲۵۸ھ میں دہلی میں تدریس کا آغاز کیا جب آپ کے استاد محترم مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی ہجرت کرکے مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور حضرت شیخ الکل نے ۶۲ سال تک دہلی کی مسجد اورنگ آبادی میں تفسیر' حدیث اور فقہ کا درس دیا اور اس ۶۲ سال کے دور میں آپ سے کتنے حضرات مستفیض ہوئے اس کا شمار مشکل ہے۔ صرف یہی کہا جاسکتا ہے کہ:

لا یعلم جنود ربک الاھو۔

حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں بے شمار حضرات بعد میں خود مسند حدیث کے وارث ہوئے اور انہوں نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اس کا تذکرہ انشاء اللہ العزیز رہتی دنیا تک رہے گا۔

مولانا حافظ محمد گوندلویؒ کا سلسلہ تلمیذیہ کا واسطہ مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی سے ملتا ہے جو ذیل کے نقشہ سے دیکھا جا سکتا ہے۔

میاں سید نذیر حسین دہلوی

حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی — مولانا سید عبدالجبار غزنوی

مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی

مولانا حافظ محمد گوندلوی کی تدریسی مدت ۶۲ سال ہے۔

اور آپ کے تلامذہ میں بے شمار حضرات بعد مسند تحدیث کے وارث ہوئے اور ان کے کارنامے بھی تاریخ اہلحدیث کا ایک درخشندہ باب ہیں۔

تدریس

میاں صاحب نے صرف ایک جگہ دہلی میں ۶۲ سال تک تدریس فرمائی۔ مگر حافظ گوندلوی مرحوم نے دہلی' مدراس' اوڈانوالہ' فیصل آباد' مدینہ منورہ اور گوجرانوالہ میں تدریسی خدمات انجام دیں۔

تلامذہ

میاں صاحب کے تلامذہ کی تعداد کا شمار ہی مشکل ہے اور حافظ محدث گوندلوی کے تلامذہ کا بھی شمار نہیں کیا جاسکتا۔

میاں صاحب کے تلامذہ کی تدریسی خدمات

میاں صاحب کے تلامذہ میں جو حضرات مسند تدریس پر فائز ہوئے۔ ان میں مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری' مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی' مولانا ابو سعید شرف الدین دہلوی' مولانا سید عبدالجبار غزنوی' مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی' مولانا عبدالوہاب صاحب دہلوی' مولانا محمد بشیر سہرانی' مولانا احمد اللہ محدث پرتاب گڑھی' مولانا عبدالجبار عمر پوری' مولانا عبدالرحمان مبارکپوری' مولانا عبدالسلام مبارکپوری اور مولانا محمد سعید محدث بنارسی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حافظ گوندلوی کے تلامذہ کی تدریسی خدمات

محدث گوندلوی کے تلامذہ میں جو حضرات مسند تدریس پر فائز ہوئے۔ ان میں مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری' مولانا عطاء اللہ حنیف' مولانا محمد اسحاق حسینوی' مولانا ابوالبرکات احمد مدراسی' مولانا محمد عبدہ فیروز پوری' مولانا حافظ عبداللہ بڈھیمالوی' مولانا محمد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صدیق فیصل آبادی' مولانا نذیر احمد رحمانی' مولانا محمد علی جانباز' مولانا حافظ عبدالمنان نور پوری' مولانا عطاء الرحمان اشرف' مولانا محمد اسحاق چیمہ اور مولانا حافظ عبدالرشید گوہڑوی قابل ذکر ہیں۔

میاں صاحب کے صاحب تصنیف تلامذہ

میاں صاحب کے تلامذہ میں خدمت حدیث میں مولانا شمس الحق عظیم آبادی نے سنن ابی داؤد کی دو شرحیں "غایۃ المقصود اور عون المعبود" لکھیں اور سنن دار قطنی پر تعلیقات لکھیں۔ مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری نے جامع ترمذی کی شرح تحفۃ الاحوذی لکھی۔ مولانا سید احمد حسن دہلوی نے مشکوٰۃ المصابیح کی شرح تنقیح الرواۃ (نصف اول) لکھی اور نصف ثانی مولانا سید ابو سعید شرف الدین دہلوی نے لکھی۔ مولانا وحید الزمان نے صحاح ستہ بشمول موطا امام مالک کے اردو میں تراجم کئے۔ مولانا عبدالتواب ملتانی صحیح بخاری اور بلوغ المرام کے اردو میں ترجمے کئے۔ مولانا ابوالحسن سیالکوٹی نے صحیح بخاری کا ترجمہ ۳۰ جلدوں میں بنام فیض الباری کیا۔ مولانا سید عبدالاول غزنوی صحیح مسلم، صحیح بخاری اور ریاض الصالحین کے تراجم کئے۔

محدث گوندلویؒ کے صاحب تصنیف تلامذہ

حضرت محدث گوندلوی کے تلامذہ میں خدمت حدیث کے سلسلہ میں مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری نے مشکوٰۃ المصابیح کی شرح مرعاۃ المفاتیح ۹ جلدوں میں لکھی۔ یہ شرح صرف کتاب المناسک تک لکھی گئی کہ مولانا مبارکپوری انتقال کر گئے۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف نے سنن نسائی کی شرح بنام التعلیقات السلفیہ لکھی۔ مولانا محمد علی جانباز نے سنن ابن ماجہ کی شرح ۸ جلدوں میں لکھی ہے جس کی پہلی جلد زیر طبع ہے۔ علاوہ ازیں محدث گوندلوی کے تلامذہ میں مولانا حافظ عبدالسلام نے بلوغ المرام کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

صاحب تحقیق تلامذہ

حضرت میاں صاحب دہلوی کے تلامذہ جو حضرات صاحب محقق ہوئے۔ ان میں مولانا عبدالتواب ملتانی نے حاشیہ بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام، تعلیق صحیح مسلم، حواشی تحفۃ الودود باحکام المولود، تعلیق مشکوٰۃ المصابیح، تعلیق المصنف لابن ابی شیبہ اور تعلیق عون المعبود شرح ابی داؤد لکھیں۔

مولانا ابو سعید شرف الدین دہلوی نے تخریج آیات الجامع الصحیح البخاری، تکملۃ تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ، نصب الرایہ فی تخریج الہدایہ اور شرح سنن ابن ماجہ (نامکمل) لکھیں۔

محدث گوندلوی کے تلامذہ میں مولانا ارشاد الحق اثری صاحب تحقیق عالم ہیں۔ ان کی اس وقت درج ذیل کتابیں تحقیق و تخریج و تنقیح سے شائع ہو چکی ہیں۔

۱۔ العلل المتناہیہ ابن جوزی

۲۔ مسند ابو یعلیٰ موصلی

۳۔ تحقیق اعلام اہل العصر فی رکعتی الفجر مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی

۴۔ جلاء العینین فی تخریج روایات البخاری فی جز رفع الیدین۔

زیر طبع کتابیں:

حواشی الامر المبرم، مختصر حاشیہ علی التقریب، فہرست للمعجم الصغیر طبرانی، تحقیق و تخریج و تنقیح ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء شاہ ولی اللہ دہلوی۔

دعوت و تبلیغ

دعوت و تبلیغ کے ذریعہ حضرت میاں صاحب دہلوی کے جن تلامذہ نے بہت زیادہ شہرت پائی ان میں مولانا محمد ابراہیم آروی' مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی' مولانا غلام رسول قلعوی' مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی' مولانا سید عبدالواحد غزنوی اور مولانا محمد سعید محدث بنارسی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

محدث گوندلوی کے تلامذہ میں جن علمائے کرام نے دعوت و تبلیغ کے ذریعہ دین اسلام کی گرانقدر خدمات انجام دیں۔ ان میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ' مولانا قاضی محمد اسلم سیف' مولانا محمد خالد گھرجاکھی' مولانا عبدالرحمٰن عتیق' مولانا علم الدین سوہدروی' مولانا سید عبدالحئی شاہ' مولانا عطاء اللہ دیرکوٹی وغیرھم قابل ذکر ہیں۔

دینی مدارس کا اجراء

حضرت مولانا میاں صاحب دہلوی کے تلامذہ میں سے جن علمائے کرام نے دینی مدارس قائم کئے ان میں مولانا ابراہیم آروی کے مدرسہ احمدیہ آرہ' مولانا عبداللہ غزنوی کا مدرسہ غزنویہ' بعد میں تقویۃ الاسلام' مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی کا مدرسہ محمدیہ لکھوکے'

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا عبدالوہاب صدر دہلوی کا مدرسہ دارالکتاب والسنۃ دہلی' مولانا ابو سعید شرف الدین دہلوی کا مدرسہ سعیدیہ دہلی' مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی کا مدرسہ دارالحدیث وزیر آباد اور مولانا شمس الحق عظیم آبادی کا مدرسہ جامعہ ازہر خاص طور پر قابل ذکر تھے۔

حافظ گوندلوی کے تلامذہ میں مولانا محمد جانباز کا مدرسہ جامعہ ابراہیمیہ' مولانا محمد مدنی کا مدرسہ جامعۃ العلوم اثریہ جہلم' مولانا حکیم محمود بن محمد اسمٰعیل السّلفی کا مدرسہ جامعہ اسلامیہ السّلفیہ' مولانا معین الدین لکھوی کا مدرسہ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ قابل ذکر ہیں۔

باطل افکار نظریات کی تردید

حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں جن علمائے کرام نے باطل افکار و نظریات کی تردید میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔ ان میں مولانا عبیداللہ صاحب تحفۃ الہند' مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری' مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی قابل ذکر ہیں۔

محدث گوندلوی کے تلامذہ میں باطل افکار و نظریات کی تردید میں قابل قدر خدمات انجام دینے میں مولانا محمد حنیف ندوی' علامہ احسان الٰہی ظہیر' مولانا قاضی محمد اسلم سیف' مولانا محمد صدیق فیصل آبادی اور پروفیسر قاضی مقبول احمد خاصی شہرت رکھتے ہیں۔

نادر مصنف

حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں مولانا عبدالسلام مبارکپوری نے امام محمد بن اسماعیل بخاری کے حالات زندگی اور ان کی علمی خدمات پر "سیرۃ البخاری" جیسی بلند پایہ کتاب لکھی اور محدث گوندلوی کے تلامذہ میں مولانا محمد یوسف کوکن عمری نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے حالات پر ان کی علمی خدمات پر "امام ابن تیمیہ" لکھی۔

حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں مولانا وحید الزمان حیدر آبادی نے ایک طرف صحاح ستہ بشمول موطا امام مالک کے تراجم اور حواشی لکھے۔ اس کے ساتھ اصلاح الہدایہ و تصحیح الروایہ (۶ جلد) مرتب فرمائی۔ اس میں ہدایہ کی تمام حدیثوں کی تخریج کی۔ علاوہ ازیں فقہ حنفی کی مشہور کتاب نور الابصار کی تمام حدیثوں کی تخریج کی اور مولانا وحید الزمان صاحب کا سب سے بڑا علمی کارنامہ شیخ علی متقی کی کتاب کنزالعمال کی تخریج و تنقیح ہے۔

حافظ گوندلوی کے تلامذہ میں مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے حیات امام احمد بن حنبل' حیات امام ابو حنیفہ' اور حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے حواشی لکھے۔ علاوہ ازیں مولانا عطاء اللہ کے قلم سے ایک اور کتاب لکھی۔ اور وہ ہے:

اتحاف النبیہ فیما یحتاج الیہ المحدث والفقیہ۔ (عربی)

یہ کتاب "الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ و اسانید وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" مصنفہ شاہ ولی اللہ دہلوی کا حاشیہ ہے۔ مولانا نے اس میں مشکل الفاظ کی فصاحت کرتے ہوئے علمائے دین کے حالات میں تاریخ و سنین وغیرہ کا اضافہ کیا ہے اور مناسب مقامات پر علمائے اہلحدیث کے حالات بھی درج کئے ہیں۔

میاں صاحب کے صحافی تلامذہ

حضرت میاں صاحب دہلوی کے جن تلامذہ نے اخبارات و رسائل کے ذریعہ دین اسلام کی اشاعت' کتاب و سنت کی ترقی و ترویج' شرک و بدعت کی بیخ کنی اور باطل افکار و نظریات کی تردید کی ہے۔ ان میں درج ذیل علمائے کرام خاصی شہرت رکھتے ہیں۔

مولانا محمد حسین بٹالوی (کارنامہ اشاعۃ السنۃ)

مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی (ماہنامہ الہادی)

مولانا ثناء اللہ امرتسری (ماہنامہ مسلمان' ہفت روزہ اہلحدیث اور ماہنامہ مرقع قادیانی)

مولانا احمد اللہ پرتاب گڑھی (ماہنامہ تبلیغ السنۃ)

مولانا عبدالحلیم شرر دیکنوری (ماہنامہ دلگداز لکھنو)

مولانا عبدالوہاب صدری دہلوی (صحیفہ اہلحدیث)

محدث گوندلوی کے صحافی تلامذہ

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف (الاعتصام)

مولانا محمد اسحاق بھٹی (الاعتصام' اہلحدیث اور ماہنامہ المعارف' سہ روزہ منہاج)

علامہ احسان الٰہی ظہیر (الاعتصام' اہلحدیث' ترجمان الحدیث)

مولانا قاضی محمد اسلم سیف (ماہنامہ تعلیم الاسلام)

مولانا محمد مدنی (ماہنامہ حرمین)

مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی

مولانا سید محمد نذیر حسین بن سید جواد علی ۱۲۲۰ھ / ۱۸۱۵ء میں موضع بھوا ضلع مونگر (صوبہ بہار) میں پیدا ہوئے۔

مولانا محمد اسحاق دہلوی نے حضرت

بقیہ صفحہ نمبر ۴۶

© rasailojaraid.com